وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ

صلی اللہ علیہ وسلم

رحمۃ للعالمین

اور

صنفِ نازک

مولفین

محمد اسلم گل
میجر (ریٹائرڈ)

محمد رفیق احمد میمن
صدر

امان جی ایجوکیشنل سوسائٹی (رجسٹرڈ)
ٹنڈو جہانیاں، حیدرآباد چھاؤنی، پاکستان

رحمۃ للعالمین ﷺ اور صنفِ نازک

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور کامل واکمل دُرود و سلام ہو سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، ہمارے آقا، حضرت محمد ﷺ پر جن کی مبارک محنت سے زندگی میں دلوں کو اور مرنے کے بعد قبروں کو منور فرمایا اور جن کا ظہور تمام عالم کے لئے رحمت ہے اور آپ ﷺ کی آل اولاد اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر جو ہدایت کے ستارے ہیں اور دین اسلام کے پھیلانے والے ہیں، نیز اُن مؤمنین اور مؤمنات پر بھی جو ایمان کے ساتھ اِن کا اتباع کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ شانہٗ نے روئے زمین پر بسنے والوں تمام انسانوں کی دُنیا و آخرت کی کامیابی کے لئے دین اسلام کو پسند فرمایا ہے۔ اسلام نے جس نظام معاشرت کی دُنیا کو تعلیم دی ہے، وہ طہارت، تقویٰ، عفت وعصمت، عزت و آبرو اور امن و عافیت کا ضامن ہے۔ مرد و عورت کا باہمی اختلاط بہت سی بیماریوں کا باعث ہوسکتا ہے۔ مرد و زن کا باہمی تعلق اور ان کے آپس میں میل جول کی حدود انسانی تمدن کی وہ بنیادی چیزیں ہیں، جن میں ذراسی کوتاہی پورے تمدن کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیتی ہے۔ جس کا مشاہدہ انسانی تاریخ کے ادوار سے بخوبی ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے قرآن مجید میں بڑی تفصیل کے ساتھ اس موضوع پر کلام فرمایا ہے۔ کہیں مردوں اور عورتوں کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم ہے، کہیں عورتوں کو باتیں کرتے وقت نرم لہجہ اختیار کرنے سے منع فرمایا جا رہا ہے اور کہیں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو حکم دیا جا رہا ہے کہ کسی چیز کی ضرورت ہوا کرے تو پردے کے پیچھے سے مانگا کریں۔ رحمۃ للعالمین،

پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ کی شریعت مطہرہ نے اس طوفان کی ناکہ بندی کر دی اور عورت کو پردہ کا حکم فرمایا ہے۔

رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ کی زوجہ مطہرہ اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمٰی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ حضور اقدس ﷺ کے پاس تھیں اور اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھیں کہ اچانک صحابی رسول ﷺ حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہٗ آگئے (ان کی ظاہری بینائی نہ تھی)، آپ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ پردہ کرلو۔ اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمٰی رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا وہ نابینا نہیں ہیں؟ (وہ ہمیں نہیں دیکھ سکتے)۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا! کیا تم دونوں بھی نابینا ہو، تم انہیں نہیں دیکھ سکتیں۔

(ترمذی شریف)

مفسرین کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ پردے کی فرضیت کا حکم سورہ احزاب کی آیت **53** میں ہوا، اسی لئے اس آیت مبارکہ کو "**آیتِ حجاب**" بھی کہا جاتا ہے۔

قرآن مجید میں ارشادِ خداوندی ہے:

ترجمہ: اے ایمان والو! نبی (ﷺ) کے گھروں میں (بے بلائے مت جایا کرو) مگر جس وقت تم کو کھانے کے لئے (آنے کی) اجازت دی جائے (تو کوئی مضائقہ نہیں مگر تب بھی) اس طرح کہ کھانے کی تیاری کے منتظر نہ ہو اور جب تمہیں بلایا جائے تب جایا کرو، پھر جب کھانا کھالو تو اُٹھ کر چلے جایا کرو اور باتوں میں (جی لگا کر) مت بیٹھا کرو، اس بات سے نبی (ﷺ) کو (ناگواری) ہوتی ہے، سو وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ صاف بات کہنے سے کسی کا لحاظ نہیں کرتا اور آئندہ (ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن) سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر (کھڑے ہو کر وہاں سے) مانگا کرو، یہ بات تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کے پاک

رہنے کا عمدہ ذریعہ ہے اور تم کو جائز نہیں کہ اللہ کے رسول (ﷺ) کو تکلیف پہنچاؤ اور نہ یہ جائز ہے کہ تم آپ (ﷺ) کے بعد (آپ ﷺ) کی بیویوں سے کبھی بھی نکاح کرو، یہ اللہ کے نزدیک بڑی بھاری (معصیت) کی بات ہے"۔(الاحزاب:۵۳)

آیت مذکورہ میں اسلامی معاشرت کے چند آداب و احکام کا بیان ہے، جن میں دعوت طعام اور مسلمانوں کے بعض آداب و احکام، عورتوں کے لئے پردہ کا حکم اور ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کے وصال کے بعد کسی اور سے نکاح کا عدم جواز، چونکہ پہلا اور تیسرا حکم ہمارے موضوع سے خارج ہے، اس لئے صرف دوسرے حکم کے متعلق تفصیل تحریر کی جاتی ہے۔ سورہ احزاب کی اس آیت مبارکہ میں عورتوں کے لئے حجاب اور پردہ کو فرض قرار دیا گیا ہے، اس آیت کے نزول سے پہلے عورتوں کے لئے پردہ ضروری نہیں تھا۔

مفسرین کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ اس آیت میں کو خطاب خاص ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو ہے، مگر حکم عام ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم عالی کے مطابق فرمایا گیا کہ بے حجابی اور بے پردگی قلب کی نجاست کا سبب ہے اور ظاہر ہے کہ اس نجاست اور گندگی سے بچنے کے عام مسلمان، مرد وزن زیادہ ضرورت منداور مستحق ہیں۔

(بحوالہ: حجاب {پردہ کے شرعی احکام})

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کے جانثار صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، ایسی پاکیزہ جماعت ہے، جن میں سے بہت سے حضرات کا مقام فرشتوں سے بھی بڑھ کر ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے جب قرونِ اولیٰ کے ان پاکیزہ حضرات کو پردے کے احکامات دیئے گئے تو بعد کے ادوار کے لوگ تو ان احکامات کے زیادہ مخاطب ہوئے، کیونکہ قرب قیامت کی وجہ سے فسق وفجور اور نفس پرستی میں مسلسل اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے، چنانچہ آج کون ہے

جو اپنے نفس کو حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے نفوس سے پاک اور اپنی عورتوں کو ازواج مطہرات (امہات المؤمنین) رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے نفوس سے پاک ہونے کا دعویٰ کر سکے اور یہ سمجھے کہ ہمارا عورتوں کے ساتھ اختلاط کسی خرابی کا موجب نہیں ہے۔

حافظ ابن کثیرؒ اس آیت کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں:

"مسلمانوں کو حضور اقدس ﷺ کے گھروں میں بلا اجازت داخل ہونے سے روک دیا گیا، جیسا کہ ان لوگوں کی اپنے گھروں کے سلسلہ میں زمانہ جاہلیت اور ابتداء اسلام میں عادت تھی کہ (بغیر اجازت اور روک ٹوک کے ایک دوسرے کے گھروں میں چلے جاتے تھے) اللہ رب العزت نے اس امت کے لئے غیرت کا معاملہ پسند فرمایا اور اسے حجاب کا حکم دیا اور بلاشبہ یہ حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے اکرام اور احترام کی وجہ سے ہے"۔

عورتوں کی عصمت وعفت کی حفاظت اور معاشرے کی اخلاقی پاکیزگی کے لئے سب سے اہم بات یہ ہے کہ عورتوں کا مردوں سے کم سے کم اختلاط ہو، جس کی سب سے اچھی صورت یہ ہے کہ خود عورتیں بلاضرورت گھروں سے نہ نکلیں کہ ان کا بکثرت گھروں سے نکلنا، نامحرموں سے ٹکراؤ، شدید فتنہ کا سبب بنتا ہے، جیسا کہ اسلام سے پہلی جاہلیت قدیمہ اور موجودہ جاہلیت جدیدہ، دونوں سے یہ بات نمایاں طور پر واضح ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے مسلمان عورتوں کو اپنے گھروں میں رہنے کا خاص طور سے حکم دیا ہے۔ اس جگہ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ احکام حجاب کے اولین مخاطب جو مرد وزن ہیں، ان میں مستورات تو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن ہیں، جن کے دلوں کو پاک صاف رکھنے کا اللہ تعالیٰ نے خود ذمہ لیا ہے، جیسا کہ سورہ احزاب میں ارشاد خداوندی ہے:

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ۝

(سورۃ الاحزاب : ۳۳)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ اے (پیغمبر ﷺ کے) گھر والو تم سے (معصیت اور نافرمانی کی) آلودگی کو دُور رکھے اور تم کو (ظاہراً اور باطناً) ہر طرح بالکل پاک صاف رکھے۔

یہ آیت مبارکہ ''آیت تطہیر'' کہلاتی ہے، اہل سنّت والجماعت کا مسلک ہے کہ یہ آیت مبارکہ باجماع صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اور ازواج مطہرات ؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور اس میں اہل بیت سے مراد رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن مراد ہیں اور تطہیر سے تزکیہ نفس اور تہذیب باطن اور تصفیہ قلب مراد ہے، جو تزکیہ باطن کا وہ اعلیٰ ترین مقام ہے، جو کامل اولیاء اللہ کو حاصل ہوتا ہے۔ جس کے حصول کے بعد وہ گناہوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں، مگر انبیاء علیہم الصلوۃ السلام کی طرح معصوم نہیں ہو جاتے اور یہ درجہ رحمۃ للعالمین، حضو اقدس ﷺ کی صحبت کی برکت سے سب کو حاصل ہو جاتا ہے اور بعد والوں کو بھی صحبت کی برکت سے حسب مراتب وحسب استعداد کم وبیش حاصل ہوتا ہے۔ اب جس کو اللہ نے پاک وصاف کر دیا، کیا اس کے قریب خباثت ونجاست آسکتی ہے؟

(بحوالہ: حجاب {پردہ کے شرعی احکام})

یہ بات تو گمان میں بھی نہیں آسکتی، پھر جس کے بارے میں وہم وگمان بھی نہیں ہو سکتا تھا، اسے کیوں روکا گیا؟

اور ..... یہ حکم کیوں دیا گیا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حکم دے کر ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے دراصل یہ فرمایا گیا ہے کہ عورت ہونے کے ناطے تمہاری آواز میں جو طبعی و پیدائشی نزاکت ہے، اس کو خشونت وخشونگی سے بدلو اور کبھی کسی غیر محرم سے بات کرنے کی ضرورت پیش آئے تو اس حقیقی اور پیدائشی نزاکت کو بھی ظاہر مت ہونے دو، اپنی آواز

میں بتکلف درشتی اور روکھا پن پیدا کرنے کی کوشش کرو۔

(بحوالہ: حجاب {پردہ کے شرعی احکام})

الحمدللہ! رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے عالی مراتب اور مقام کے بارے میں مندرجہ ذیل حقائق بھی قابل غور ہیں:

☆ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کا مقام اتنا اونچا ہے کہ ان سے گناہ کا وہم وگمان بھی نہیں ہوسکتا، گناہ کا وسوسہ بھی نہیں آسکتا، کیونکہ یہ پاکیزہ ہستیاں تو "مطہرات" ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ شانہٗ نے پاک کردیا ہے۔

☆ ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن امت مسلمہ کی مائیں ہیں۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشادِ عالی ہے۔

وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ

(الاحزاب: ۶)

ترجمہ: اور آپ ﷺ کی بیویاں مؤمنین کی مائیں ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو صرف احتراماً امت مسلمہ کی مائیں نہیں فرمایا، بلکہ جس طرح حقیقی ماں کے ساتھ نکاح حرام ہے، اسی طرح ازواج مطہرات بھی امت کے مردوں پر حرام ہیں۔اللہ تعالیٰ شانہٗ کا ارشاد ہے:

وَلَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمًا ۝

(الاحزاب: ۵۳)

ترجمہ: اور نہ یہ جائز ہے کہ تم آپ (ﷺ) کے بعد آپ (ﷺ) کی بیویوں سے کبھی بھی نکاح کرو، یہ اللہ کے نزدیک بڑی بھاری (معصیت کی) بات ہے۔

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کے وصال کے بعد آپ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے تم کبھی بھی نکاح نہیں کرسکتے ، جس طرح ماں کے ساتھ کسی حالت میں بھی نکاح نہیں ہوسکتا (ماں کے ساتھ نکاح ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام ہے) اسی طرح ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن بھی تا قیامت امت کے ہر فرد پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام ہیں ۔رحمۃ للعالمین ،حضور اقدس ﷺ کے وصال کے بعد بھی امت کا کوئی فرد آپ ﷺ کی بیویوں سے نکاح نہیں کرسکتا۔

☆ ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے بات کرنے والے کون تھے؟

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، جن کا تقویٰ ایسا تھا کہ فرشتوں کو بھی رشک آئے ،جن کی پاکدامنی کی شہادت اللہ تعالیٰ خود قرآن کریم میں دیں:

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ

(البینة : ۸)

ترجمہ: (یہ وہ مبارک ہستیاں ہیں کہ)اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگیا اور وہ (صحابہ کرامؓ)
اس (اللہ تعالیٰ) سے راضی ہوگئے ۔

سورۃ الحدید میں اللہ تعالیٰ شانہٗ کا پاک ارشاد ہے:

وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى

(الحدید : ۱۰)

ترجمہ: اور سب سے وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے خوبی کا۔

☆ ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی کیا باتیں ہوتی تھیں؟

جس کا جواب ہے: صرف اور صرف دینی مسائل سیکھنا اور سکھانا۔

انتہائی قابلِ توجہ بات یہ ہے، جب ان مقدس ہستیوں کو پردے کے احکامات دیئے جارہے ہیں، تو آج کے مردوں اور عورتوں کے لئے، اس کی پابندی کس قدر ضروری ہوگی، اس کا اندازہ ہر شخص لگا سکتا ہے۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ عورتیں (کسی غیر محرم سے) بغیر شوہروں کی اجازت کے بات کریں۔ (طبرانی)

عورتوں کے پردہ کی سب سے اچھی صورت یہ ہے کہ وہ اپنے گھروں میں رہیں اور بلا شرعی ضرورت کے باہر نہ نکلیں اور یہی پردے کی وہ صورت ہے جسے ''حجاب بالبیوت'' سے تعبیر کیا جاتا ہے۔قدرت نے عورت کی تخلیق اس انداز میں کی ہے کہ وہ اپنے گھر کی چاردیواری میں گھریلو کاموں میں مشغول ہوکر ہی سکون واطمینان کی زندگی گزار سکتی ہے اور معاشرے کی حقیقی فلاح وبہبود بھی اسی میں ہے۔عورت کی فطری ساخت اسے روکتی ہے کہ وہ معاشی جدوجہد کے لئے مردانہ وار گھر سے نکلے اور وہ تمام مشکلات برداشت کرے، جن سے نبرد آزما ہونے کی مکمل صلاحیت صرف مرد میں رکھی گئی ہے۔یہی وجہ ہے کہ اسلام نے عورت کے کاندھے پر کمانے کا کوئی بوجھ نہیں ڈالا ہے۔ نکاح سے قبل اس کے نان ونفقہ کی ذمہ داری اس کے والدین اور بھائیوں پر ہے اور نکاح کے بعد یہ ذمہ داری شوہر پر ہے۔ظاہر ہے کہ یہ اہم ترین قانون خود بتاتا ہے کہ اسلام عورتوں کو کس قدر گھر سے باہر نکلتا دیکھنا چاہتا ہے۔

(بحوالہ: حجاب {پردہ کے شرعی احکام})

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے بے پردہ عورتوں کے لئے سخت وعید فرمائی ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ بدترین عورتیں، آزادانہ بے پردہ گھروں سے نکلنے والی

عورتیں ہیں، وہ نام کی مسلمان ہیں، ان سے اِکا دُکا چھوڑ کر کوئی جنت میں نہیں جائے گی۔

(سنن بیہقی)

شریعت مطہرہ نے مسلمان عورتوں کو بلا ضرورت گھروں سے باہر نکلنے سے منع فرمایا ہے اور اگر کسی ضرورت کی وجہ سے باہر نکلنا بھی پڑے تو اللہ تعالیٰ کا سورہ الاحزاب، آیت نمبر 59 میں واضح طور پر حکم ہے:

ترجمہ: اے نبی (ﷺ) اپنی بیویوں، صاحبزادیوں اور دوسرے مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں، اس طرح سے وہ قریب ہو جائیں گی اس بات سے کہ پہچان لی جائیں اور کوئی انہیں نہ ستائے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

(سورة الاحزاب : ۵۹)

اس آیت مبارکہ کے بارے میں امام رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر میں تحریر فرماتے ہیں:

"زمانہ جاہلیت میں اشراف کی عورتیں اور لونڈیاں سب کھلی پھرتی تھیں اور بدکار لوگ ان کے تعاقب میں رہا کرتے تھے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے شریف عورتوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے اوپر چادر ڈال لیا کریں تاکہ اس طرح وہ صاف پہچانی جائیں۔ پہچانے جانے کے دو طریقے ہو سکتے ہیں، ایک تو یہ کہ لباس سے پہچان لیا جائے گا وہ شریف عورتیں ہیں اور ان کا پیچھا نہ کیا جائے گا، دوسرے یہ کہ اس سے معلوم ہو جائے گا کہ وہ بدکار نہیں ہیں، کیونکہ جو عورت چہرہ چھپائے گی تو کوئی شخص اس سے یہ توقع نہیں کرے گا کہ ایسی شریف عورت کشف ستر پر آمادہ ہو جائے گی، چنانچہ اس لباس سے یہ ظاہر ہو جائے گا کہ وہ ایک پردہ دار عورت ہے اور اس سے بدکاری کی

توقع نہیں کی جا سکے گی۔ (تفسیر کبیر: جلد ۲۵: ص ۲۳۰)

الحمد للہ!

پردہ اور شرم و حیا کا حکم صرف عورتوں کے لئے نہیں، بلکہ اسلام نے ہر اس راستہ پر بند باندھ دیا ہے، جہاں سے برے خیالات پیدا ہونے کا خدشہ ہو۔

قرآن مجید میں ارشادِ خداوندی ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ط ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ م بِمَا يَصْنَعُوْنَ ٥

(النور: ۳۰)

ترجمہ: آپ (ﷺ) مسلمان مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھیں، یہی ان کے لئے پاکیزگی ہے، بے شک اللہ تعالیٰ کو سب خبر ہے، جو کچھ لوگ کیا کرتے ہیں۔

اس سے اگلی آیت مبارکہ میں ارشادِ خداندی ہے:

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ص وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِى الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ص وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ط

وَتُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○

(النور : ۳۱)

ترجمہ: اور آپ (ﷺ) مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ (وہ بھی) اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا اپنے خسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا اپنے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے،

اے مسلمانو! تم سب اللہ تعالٰی کے سامنے توبہ کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔

مندرجہ بالا آیات میں اوّل مردوں کو نظریں پست رکھنے کا حکم، پھر عورتوں کو ایسا ہی حکم، پھر عورتوں کو غیر محرموں سے پردہ کرنے کا حکم الگ الگ دینے کے بعد اس جملہ میں سب مرد و عورت کو شامل کر کے ہدایت کی گئی ہے کہ شہوت نفسانی کا معاملہ دقیق ہے، دوسروں کو اس پر اطلاع ہونا مشکل ہے، مگر اللہ تعالٰی پر ہر چھپا ہوا اور کھلا ہوا یکساں ظاہر ہے۔ اس لئے اگر کسی سے احکام مذکورہ میں کسی وقت کوئی کوتاہی ہو تو اس پر لازم ہے کہ اس سے توبہ کرے، گذشتہ پر ندامت کے ساتھ اللہ تعالٰی سے مغفرت مانگے اور آئندہ اس کے پاس نہ جانے کا عزم مصمم کرے۔

(معارف القرآن: جلد ۶: ص ۳۹۴)

حقیقت یہ ہے کہ سورہ نور کی مذکورہ آیات میں جس قدر احکام ذکر کئے گئے ہیں، وہ سب زنا کی انسدادی تدابیر ہیں، جو عصمت و عفت کی حفاظت میں تریاق اور اکسیر کا حکم رکھتی

ہیں اور تہذیب اخلاق اور تزکیہ باطن کے بارے میں بے مثال ہیں، البتہ جن کی آنکھوں میں شہوت اور نفسانیت کا پردہ پڑا ہوا ہے، ان کو ان احکام کا حسن و جمال نظر نہیں آتا۔

(بحوالہ: حجاب **{**پردہ کے زرعی احکام**}**)

پردہ کے اعتبار سے جن مردوں (**محارم**) کو مستثنیٰ کیا گیا ہے کہ ان سے شرعاً پردہ نہیں، اس کے دو سبب ہیں:

☆ **اوّل:** یہ کہ ان مردوں سے کسی فتنہ کا خطرہ نہیں، وہ محارم ہیں اور اللہ تعالیٰ شانہٗ نے ان کی تخلیق ہی ایسی فرمائی ہے کہ وہ ان عورتوں کی عصمتوں کے محافظ ہوتے ہیں، ان سے خود کوئی فتنہ کا احتمال نہیں۔

☆ **دوم:** ہر وقت ایک جگہ رہنے کی ضرورت بھی سہولت پیدا کرنے کی مقتضی ہے۔

یہ بات بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ شوہر کے سوا دوسرے محارم، جن کو مستثنیٰ کیا گیا ہے وہ احکام حجاب اور پردے سے استثناء ہے، ستر عورت سے استثناء نہیں۔ عورت کا جو بدن ستر میں داخل ہے، جس کا کھولنا نماز میں جائز نہیں، اس کا دیکھنا محارم کے لئے بھی جائز نہیں۔ سورہ نور کی مذکورہ آیت کی روشنی میں بارہ مستثنات کا مندرجہ ذیل ذکر کیا جاتا ہے:

(1) سب سے پہلے شوہر ہے، جس سے بیوی کے کسی عضو کا پردہ نہیں۔

(2) باپ، دادا، پردادا سب داخل ہیں۔

(3) شوہر کا باپ، اس میں بھی دادا، پردادا سب داخل ہیں۔

(4) اپنے لڑکے، جو اپنی اولاد میں ہیں۔

(5) شوہر کے لڑکے، جو کسی دوسری بیوی سے ہوں۔

(6) اپنے بھائی، اس میں حقیقی بھائی بھی داخل ہیں اور باپ شریک (یعنی علاتی) اور ماں شریک (یعنی اخیافی) بھی، لیکن ماموں، خالہ یا چچا، تایا اور پھوپھی کے لڑکے جن کو عرف عام میں بھائی (Cousin) کہا جاتا ہے، وہ اس میں داخل نہیں۔ وہ غیر محرم ہیں۔

(7) بھائیوں کے لڑکے، یہاں صرف حقیقی یا علاتی یا اخیافی بھائی کے لڑکے مراد ہیں، دوسرے عرفی بھائیوں کے لڑکے شامل نہیں۔

(8) بہنوں کے لڑکے، اس میں بھی بہنوں سے حقیقی اور علاتی یا اخیافی بہنیں مراد ہیں، ماموں زاد، چچا زاد بہنیں داخل نہیں۔

(9) اپنی عورتیں، جس سے مراد مسلمان عورتیں ہیں، ان کے سامنے بھی وہ تمام اعضاء کھولنا جائز ہیں، جو اپنے باپ بیٹوں کے سامنے کھولے جا سکتے ہیں۔

(10) **اَوْمَامَلَکَتْ اَیْمَانُھُنَّ** کے بارے میں اکثر فقہاء کے نزدیک اس سے مراد صرف لونڈیاں ہیں، غلام مرد اس میں داخل نہیں، ان سے عام محارم کی طرح ''پردہ'' واجب ہے۔ حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا:

تم لوگ کہیں سورہ نور کی اس آیت سے مغالطہ میں نہ پڑ جاؤ کہ

اَوْمَامَلَکَتْ اَیْمَانُھُنَّ کے الفاظ عام ہیں اور مرد غلام کو بھی شامل ہیں، یہ آیت صرف عورتوں (یعنی کنیزوں) کے حق میں ہے، مرد غلام اس میں داخل نہیں۔ (بحوالہ: حجاب {پردہ کے زریں احکام})

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حسن بصریؒ، ابن سیرینؒ نے فرمایا کہ غلام مرد کے لئے اپنی آقا عورت کے بال دیکھنا جائز نہیں۔

(بحوالہ: روح المعانی)

(11) **اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس سے مراد مغفل اور بدحواس قسم کے لوگ ہیں، جن کو عورتوں کی طرف رغبت ودلچسپی نہ ہو۔ (ابن کثیرؒ)

یہی مضمون ابن جریرؒ نے ابوعبد اللہؒ اور ابن جبیرؒ، ابن عطیہؒ سے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد وہ مرد ہیں جو عورتوں کی طرف کوئی رغبت نہ رکھتے ہوں، نہ ان کے اوصاف حسن اور حالات سے کوئی دلچسپی رکھتے ہوں کہ دوسرے لوگوں سے بیان کر دیں، بخلاف مخنث قسم کے لوگوں کے جو عورتوں کے اوصاف خاص سے تعلق رکھتے ہیں، ان سے بھی پردہ واجب ہے، جیسا کہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ ایک مخنث ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے پاس آیا کرتا تھا اور امہات المؤمنینؓ اس کو **غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ** میں، جو اس آیت میں مذکور ہے، داخل سمجھ کر اس کے سامنے آجاتی تھیں، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد ﷺ نے جب اس کو دیکھا اور اس کی باتیں سنیں تو گھروں میں داخل ہونے سے اس کو روک دیا۔

(بحوالہ: روح المعانی)

(12) **اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ** سے مراد وہ نابالغ بچے ہیں جو ابھی بلوغ کے قریب بھی نہیں پہنچے اور عورتوں کے مخصوص حالات وصفات اور حرکات وسکنات سے بالکل بے خبر ہوں اور جو لڑکا ان امور سے دلچسپی لیتا ہو وہ مراہق یعنی قریب البلوغ ہے، اس سے پردہ واجب ہے۔ (ابن کثیرؒ)

(بحوالہ: حجاب **{**پردہ کے شرعی احکام**}**)

اللہ تعالیٰ کے احکامات کی روشنی میں مندرجہ ذیل اہم امور سامنے آتے ہیں:

1. عورتیں بلاضرورت اپنے گھروں سے باہر نہ نکلیں۔
2. اگر کسی ضرورت سے باہر نکلنا ہی پڑے تو اپنے سارے جسم کو بڑی اور موٹی چادر یا برقع میں لپیٹ کر نکلیں۔
3. مرد عورت کو نہ دیکھے اور عورت بلاضرورت مرد کو نہ دیکھے۔
4. مرد کو کوئی چیز عورت سے مانگنی ہو یا بات کرنے کی ضرورت پیش آئے تو پردے کے پیچھے سے بات کرے۔
5. عورت جب غیر محرم سے بات کرے تو پردے کے پیچھے سے بات کرے اور اپنی آواز کو سخت بنا کر بات کرے، نرم آواز سے بات نہ کرے۔
6. عام حالات میں چہرہ ہاتھ اور قدم کے علاوہ اپنا جسم محرم کے سامنے بھی نہ کھولے اور ہر وقت ستر کو ڈھانکے رکھے۔
7. عورتوں کو جہاں تک ممکن ہو، قرآن کی تعلیم بھی عورتوں ہی سے لینا چاہئے۔

☆ استیذان کا حکم

الحمدللہ! اسلامی شریعت نے عورتوں کے حجاب کے سلسلے میں ایک حکم یہ دیا ہے کہ ایک دوسرے کے گھر میں بلا جھجک اور بغیر اجازت نہ گھس جایا کرو، اس طرح چار دیواری کا تحفظ برقرار نہیں رہتا۔ ارشادِ خداوندی ہے:

يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَأْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰى اَهْلِهَا ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○

(النور : ۲۷)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا کسی کے گھر مت داخل ہوا کرو، جب تک اجازت نہ لے لو اور گھر والوں کو سلام نہ کرلو، یہ بہتر ہے تمہارے حق میں تاکہ تم دھیان رکھو۔

الحمدللہ! گھروں میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینے میں ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ گھر کی مستورات اپنے آپ کو پوری طرح پردہ میں کرلیں۔

☆ صحابیاتؓ کا رحمۃ للعالمین ﷺ سے پردہ کرنا

الحمدللہ! احکام حجاب کے بعد صحابیات رضی اللہ عنھن پردہ کا اہتمام کرتی تھیں، حتی کہ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ سے بھی پردہ کرتی تھیں۔

ایک طویل حدیث کے ذیل میں اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت کے ہاتھ میں پرچہ تھا، اس نے پرچہ دینے کے لئے پردہ کے پیچھے سے حضور اقدس ﷺ کی طرف ہاتھ بڑھایا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم عورت ہوتی تو اپنے ناخنوں پر مہندی لگاتی۔ (ابوداؤد)

☆ بیعت کے وقت پردہ کا اہتمام

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ بھی نامحرم عورتوں سے پردہ کے احکام کا لحاظ فرماتے تھے۔ آپ ﷺ جس طرح مردوں سے بیعت لیا کرتے تھے، اسی طرح عورتیں بھی آپ ﷺ سے بیعت کیا کرتی تھیں۔ آپ ﷺ مردوں کو ہاتھ میں ہاتھ لے کر بیعت فرمایا کرتے تھے، مگر عورتوں کو پردے کے پیچھے سے بغیر ہاتھ میں ہاتھ دیئے بیعت فرماتے تھے، کیونکہ غیر محرم کو جس طرح دیکھنا ناجائز ہے، اسی طرح مصافحہ کرنا یا ہاتھ میں ہاتھ لینا بھی ناجائز ہے۔ مستورات سے بیعت لینے کے بارے میں اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ مومن عورتوں کو، جنہیں آپ ﷺ بیعت فرماتے

تھے، انہیں زبانی بیعت فرمایا کرتے، ہاتھ میں ہاتھ لے کر آپ ﷺ عورتوں کو بیعت نہ فرماتے تھے۔

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کی قسم! حضورِ اقدس ﷺ کے ہاتھ نے بیعت کرتے وقت کسی عورت کا ہاتھ نہ چھوا، آپ ﷺ عورتوں کو صرف زبانی بیعت فرماتے تھے اور آپ ﷺ فرماتے تھے!

"میں نے تجھے بیعت کرلیا"۔

(بخاری: کتاب التفسیر)

☆ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کا صحابہ کرامؓ سے پردہ

الحمد للہ!

رحمۃ للعالمین، حضورِ اقدس ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن جو کہ قرآنی حکم کے مطابق (امہات المؤمنین) ایمان والوں کی مائیں ہیں، وہ مقدس ہستیاں، تمام صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے پردہ فرمایا کرتی تھیں۔ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (میرے ماں باپ اماں جان پر قربان ہوں) واقعہ افک کی تفصیلی حدیث میں بیان فرماتی ہیں:

"میں حضورِ اقدس ﷺ کے ساتھ نزولِ حجاب کے بعد غزوہ میں شریک ہوئی .... جب انہوں نے اونٹ کھڑا کیا اور اسے لے کر چلے گئے، تب میں لشکر گاہ واپس پہنچی، وہاں اس وقت نہ کوئی آواز لگانے والا باقی تھا اور نہ کوئی جواب دینے والا، سب لوگ لشکر کے ساتھ جا چکے تھے، میں نے اپنی چادر اوڑھ لی اور اسی جگہ لیٹ گئی، تھوڑی دیر بعد وہاں سے صفوان بن معطل گزرے، وہ اپنی کسی ضرورت کی بناء پر لشکر سے پیچھے رہ گئے

تھے اورانہوں نے رات عام لوگوں کے ساتھ نہیں گزاری تھی۔انہوں نے میرا ہیولہ دیکھا تو قریب آئے اور مجھے دیکھا تو پہچان گئے ،انہوں نے مجھے نزول حجاب سے پہلے دیکھا تھا، انہوں نے زور سے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا، میں ان کی آواز سن کر جاگ گئی اور فوراً چادر سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا۔

(مسلم: کتاب التوبہ)

اس حدیث میں اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمانا کہ انہوں نے مجھے نزول حجاب سے پہلے دیکھا تھا،خود بتارہا ہے کہ نزول حجاب کے بعد کسی بھی غیر شخص کے لئے اُمّ المؤمنین کو دیکھنا ممکن نہ رہا تھا۔اس موقع پر بھی اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت صفوانؓ کو دیکھ کر فوراً ہی چادر سے منہ چھپالیا تھا، جس سے معلوم ہوا کہ امّاں جانؓ پردہ کا اہتمام فرماتی تھیں اور یہ کہ پردہ میں چہرہ چھپانا بھی لازم ہے، ورنہ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا چادر اوڑھ لینے پر اکتفا کرلیتیں۔

(بحوالہ: حجاب {پردہ کے شرعی احکام})

سُبحان اللہ!

ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن، جو کہ ایمان والوں کی مائیں ہیں، پردہ کے معاملے میں بہت زیادہ اہتمام فرمایا کرتی تھیں۔ایک حدیث میں آتا ہے کہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت افلح رضی اللہ عنہ آئے، تو آپؓ نے ان سے پردہ فرمایا۔حضرت افلح رضی اللہ عنہ نے فرمایا!

میں تمہارا رضاعی چچا ہوں، مجھ سے کیوں پردہ کررہی ہیں؟

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا!

"مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے، مرد نے نہیں"۔

جب رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سارا قصہ آپ ﷺ کو سنایا، آپ ﷺ نے حضرت افلح رضی اللہ عنہ سے پردہ نہ کرنے کی اجازت دے دی۔

(ابوداؤد: جلد ا، ص ۲۸۱)

☆ سسرال والے مردوں سے پردہ کا اہتمام

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے سسرال کے مردوں سے پردہ کرنے کی سخت تاکید فرمائی ہے۔ایک حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے، جس کے راوی حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ہیں، روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (نامحرم) عورتوں کے پاس مت جایا کرو۔ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ! عورت کے سسرال کے مردوں کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سسرال کے رشتہ دار تو موت ہیں۔ (بخاری و مسلم)

اس حدیث میں سب سے زیادہ قابل توجہ چیز حضور اقدس ﷺ نے عورت کے سسرال کے مردوں کو موت سے تشبیہ دی ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ عورت اپنے جیٹھ، دیور، نندائی اور سسرال کے دیگر مردوں سے گہرا پردہ کرے..... یوں تو ہر نامحرم سے پردہ کرنا لازم ہے لیکن جیٹھ، دیور اور ان جیسے رشتہ داروں کے سامنے آنے سے اس طرح بچنا ضروری ہے، جیسے موت سے بچنے کو ضروری خیال کرتے ہیں۔

بڑا قابل توجہ امر ہے کہ اکثر خاندانوں میں پردہ کا اہتمام ہوتا نہیں اور سسرال کے یہ عزیز و اقارب گھر میں بلا تکلف آتے جاتے ہیں اور بہت زیادہ گھل مل جاتے ہیں

اور دل لگی تک کی نوبتیں آ جاتی ہیں۔شوہر یہ سمجھتا ہے کہ یہ تو اپنے گھر کے لوگ ہیں، ان سے کیا روک ٹوک کی جائے ، درحقیقت پردے کا حکم خالق کائنات، اللہ ربّ العالمین کی طرف سے ہے، جب اس حکم عالی کی پامالی ہوتی ہے تو شیطان کو بھی موقع مل جاتا ہے اور وہ شر کی دعوت دیتا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دونوں طرف سے یگانگت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں اور جب شوہر گھر سے غائب ہوتا ہے تو پھر اَن ہونے واقعات تک رونما ہو جاتے ہیں۔انہی حالات کے پیشِ نظر رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے سسرال کے مردوں سے پردہ کرنے کی سخت تاکید فرمائی ہے۔

☆ حیا اور غیرت کا حکم

اسلامی شریعت نے صرف مجموعی طور پر پردے کے حکم پر ہی اکتفا نہیں کیا ہے، بلکہ ہر اس چیز کو واضح طور پر بیان کیا ہے جو بالواسطہ طور پر یا آگے چل کر پردے سے تعلق رکھتی ہے اور جس میں ذرا سی بے احتیاطی فحاشی اور بے حیائی کا سبب بن جاتی ہے۔اسی طرح معاشرے کی جنسی اور اخلاقی پاکیزگی کے لئے سب سے ضروری چیز حیا ہے، جسے بجا طور پر عورت کا زیور کہا جاتا ہے۔حیا کی وجہ سے عورتیں بے شمار گناہوں سے محفوظ رہتی ہیں اور کسی خبیث النفس کو ان کے بارے میں برا خیال لانے کی جرأت نہیں ہوتی۔ قدرت نے یہ مادہ ان میں اس لئے رکھا ہے تاکہ وہ ہر قسم کی بد اخلاقی سے محفوظ رہیں۔

☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ حیا اور ایمان دونوں ساتھی ہیں، جب ان دونوں میں سے ایک کو اُٹھایا جاتا ہے تو دوسرا بھی اُٹھالیا جاتا ہے۔

(بیہقی فی شعب الایمان)

☆ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے، حیا ایمان کا جزو ہے۔

(مسلم: جلد ا: ص ۴۷)

☆ ایک مرتبہ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں روک ٹوک کر رہا تھا، تو آپ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا!

حیا تو ایمان ہی سے ہے۔ (مسلم: جلد ا: ص ۴۷)

☆ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس چیز میں بھی فحش آ جائے، وہ عیب دار ہو جاتی ہے اور جس چیز میں حیا شامل ہو جائے، وہ خوبصورت بن جاتی ہے۔

(ترمذی: جلد ا: ص ۱۲۲)

☆ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے اس امت سے جو چیز اُٹھائی جائے گی، وہ حیا اور امانت ہے، سو اللہ تعالیٰ سے ان کا سوال کرتے رہا کرو۔

(بیہقی)

☆ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حیا اور ستر بہت پسند فرماتے ہیں۔ (مسند احمد)

☆ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فحش کاموں کو حرام قرار دیا ہے۔ (بخاری)

☆ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں جو نہ جنت میں جائیں گے اور نہ جنت کی خوشبو پائیں گے، ایک وہ مرد جو عورتوں کا حلیہ اختیار کرتا ہے، دوسرا وہ شخص جو شراب کا عادی ہو، تیسرا دیوث۔

صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے پوچھا، یا رسول اللہ! دیوث کون ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص جو بدکرداری کو اپنی عورت میں برداشت کرے۔

ایک دوسری روایت کے الفاظ ہیں کہ وہ شخص جو اپنی بیوی کے معاملے میں غیرت کا ثبوت نہ دے۔ (تفسیر آیات الاحکام: جلد۲:ص ۱۷۶)

☆ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دیوث وہ شخص ہے جو اس بات کی کوئی پروا نہیں کرتا کہ اس کی بیوی کے پاس کون آجا رہا ہے۔

(طبرانی)

☆ مالک بن احیمر رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ میں نے رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ صقور (بے غیرت آدمی) کی نہ نیکی قبول کرے گا، نہ عبادت۔ پوچھا گیا، یا رسول اللہ! صقور کون شخص ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص جس کی عورت کے پاس اجنبی مرد آتے ہیں۔

(کشف الاستار زوائد البزار: ص ۱۸۷)

☆ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں غیرت مند ہوں اور غیرت سے محروم صرف ایسا شخص ہوسکتا ہے، جس کا دل ہی اُلٹ چکا ہو۔ (احیاء العلوم)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ اللہ تعالیٰ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ خواہش اور گناہ دلوں پر تسلط اختیار کر لیتا ہے اور جو نگاہ بھی نامحرم کی طرف اُٹھتی ہے شیطان کو اس سے بڑی امید وابستہ ہوتی ہے۔

(سنن بیہقی)

☆ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس مسلمان کی کسی نامحرم عورت کے محاسن پر نظر پڑ جائے اور پھر وہ دوبارہ دیکھنے کی بجائے اپنی نگاہوں کو جھکا لے تو اس کے عوض اللہ تعالیٰ اس کو ایسی عبادت نصیب فرماتے ہیں، جس کی مٹھاس وہ واضح طور پر محسوس کرتا ہے۔ (مسند احمد)

☆ رحمۃ للعالمین ﷺ کی عورتوں کو نصیحت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے فرمایا!

اے عورتوں کی جماعت تم صدقہ دیا کرو اور استغفار زیادہ کیا کرو، کیونکہ دوزخیوں میں زیادہ تعداد میں نے عورتوں کی دیکھی ہے، ان میں ایک عورت بولی، یا رسول اللہ! ہم نے کیا قصور کیا ہے کہ ہم دوزخ میں زیادہ جائیں گی؟

رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے فرمایا!

تمہیں (باہم گفتگو میں) لعنت کرنے کی زیادہ عادت ہوتی ہے اور تم اپنے شوہر کی بھی بہت ناشکری کرتی ہو، میں نے تم جیسا دین و عقل میں ناقص ہو کر پھر ایک دانشمند شخص پر غالب آجانے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

(بخاری و مسلم، ترجمان السنہ، اسوہ رسول اکرم ﷺ)

لمحہ فکریہ!

انتہائی افسوس کی بات ہے کہ جب غیر اقوام کی صنف نازک نے گھر کی چاردیواری کا پردہ توڑ ڈالا تو میدان میں آکر آواز کا پردہ اُٹھا دینا اس کے لئے مشکل نہ رہا ..... آوازوں نے عریاں ہو کر چہروں کو بے حجاب کیا .....اور چہروں نے کھل کر نگاہوں کے پردے فاش کئے ..... آزاد نگاہوں نے خیالات کو آزاد کر دیا ..... آزادی خیال نے حجابِ خیال کو چھانٹ دیا ..... لباس کی قطع برید نے اولاً اعضاءِ حسن کو بے نقاب کیا

..... جسم کے اعضاء کی نمائش شروع ہوئی ..... عریاں حسن نے اعضائے شہوت سے پردے ہٹا دیئے ..... پنڈلیاں اور پھر رانیں بے حجاب ہوئیں ..... آخر کار وہ شرمگاہیں بھی بے حجاب ہوگئیں ..... جن کے لئے حجاب کا یہ طویل سلسلہ قائم گیا تھا اور آج ساری دُنیا میں ان بے حجابیوں میں بالکل برہنہ مردوں اور عورتوں کی تعداد بھی لاکھوں سے کم نہیں۔

آج دشمنانِ اسلام نے مسلمانوں میں بھی آزادی نسواں کا سبق رٹا کر بے حجابی، بے حیائی، عریانیت اور بدکاریوں میں مبتلا کر دیا اور طرح طرح کی گندگیاں اسلام کے پاکیزہ نظام معاشرت میں پیدا کرنے کے لئے مختلف قسم کے جال پھیلا دیئے ہیں، جس میں اسلام اور قرآن وسنت سے قوی محبت نہ رکھنے والے لوگ بڑی تیزی سے پھنستے جا رہے ہیں۔ آج اہل مغرب اور یورپ وامریکہ جس اخلاقی تباہی وبربادی اور فواحش وبدکاریوں میں گرفتار ہیں، اس کا آغاز بے پردگی ہی سے ہوا تھا۔ بے پردگی نے جسمانی زیبائش کا راستہ کھولا، پھر اس نے بے حیائی کی صورت اختیار کی اور بے حیائی نے عریانی اور بدکاری کے سارے دروازے کھول دیئے۔ یہ حقیقت ہے کہ تعلیمات نبوت کو چھوڑ کر جب بھی لوگ اپنی عقلوں کو رہنما بنائیں گے، وہ تباہیوں کا شکار ہو کر رہیں گے۔

اہل یورپ اور ان کے مقلدین نے اپنی فحاشی کے جواز میں عورتوں کے پردہ کو ان کی صحت، اقتصادی اور معاشی حیثیت سے معاشرہ کے لئے نقصان دہ ثابت کرنے اور بے پردہ رہنے کے فوائد پر بحثیں کی ہیں، لیکن اس کے متعلق اتنا سمجھ لینا ہی کافی ہے کہ بے پردگی میں اگرچہ کچھ معاشی فوائد ضرور ہو سکتے ہیں، مگر ایسا معاشی فائدہ جو

پورے ملک وقوم کو ہزاروں فتنہ وفساد میں مبتلا کردے، اس کو نفع بخش کہنا کسی دانشمند کا کام نہیں ہوسکتا ہے۔

اسلام نے عورت کو جو مقام عطا کیا ہے، اس سے غیر مسلم بھی متاثر ہیں۔ہیلن ایک امریکی غیر مسلم صحافی (Journalist) خاتون ہے۔اس خاتون کا تقریباً اڑھائی سو اخبارات ورسائل سے صحافتی تعلق رہا ہے۔اس خاتون کا مشغلہ ہے کہ یہ کئی برسوں سے اسکول وکالج کے نوعمر لڑکے لڑکیوں کے مسائل پر غور وفکر کرتی ہے اور ان مسائل کے حل کے لئے سرگرم عمل ہے۔اس سلسلہ میں انہوں نے اکثر ممالک کا سفر کیا اور وہاں قیام کر کے نوجوانوں کے حالات کا مطالعہ کیا ہے۔یہ امریکی جرنلسٹ خاتون عرب ممالک بھی گئی اور وہاں دیکھا کہ مرد وزن کا اختلاط عام نہیں ہے بلکہ اسلامی تعلیمات کے مطابق پردہ اور حجاب بھی پایا جاتا ہے۔اس سے متاثر ہوکر اس صحافی خاتون نے وہاں کے عوام کے سامنے اپنے تاثرات پیش کیے، جن کا اُردو ترجمہ حسب ذیل ہے۔

امریکی صحافی ہیلن لکھتی ہیں:

''عرب عوام کی سوسائٹی ایک صحت مند سوسائٹی ہے، اس کے معاشرتی اور سماجی اصول اتنے مناسب اور معقول ہیں کہ اسے ہر نوجوان لڑکے اور لڑکی کو قبول کرلینا چاہئے۔یہ بات امریکہ اور تمام یورپین سوسائٹی میں موجود نہیں۔ وہاں مرد، عورت کو آزادنہ میل جول کی اجازت ہے۔عورت پر کوئی پابندی نہیں ہے۔اسی طرح ماں باپ کا احترام بھی ناپید ہوگیا ہے، جس کے نتیجہ میں تمام اخلاقی قدریں ختم ہوگئیں ہیں اور ہر قسم کی بے حیائی عام ہوگئی ہے۔تہذیب و تمدن کی آڑ میں معاشرہ ایک زبردست ہیجان اور انتشار کا شکار ہوگیا ہے۔

اے عرب مسلمان قوم! تمہارے یہاں عورت پر ایک حد تک پابندی ہے، احترامِ والدین ضروری ہے اور معاشرتی قوانین اتنی بہترین بنیادوں پر وضع کیے گئے ہیں، جس کا لازمی نتیجہ یہی ہوگا کہ صالح معاشرہ وجود میں آئے گا۔ اس لئے میں تم کو نصیحت کرتی ہوں کہ اپنے مذہبی اور معاشرتی قوانین کو گلے سے لگائے رکھو، اسی پر عمل کرو، پردے کو نہ صرف باقی رکھو بلکہ اس کو رواج دو۔ عورت کی بے جا آزادی پر پابندی باقی رکھو، یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر اس کو چھوڑ کر یورپ کی اندھی تقلید میں اسلامی معاشرتی قوانین ختم کردو گے، عورت کو من مانی آزادی دوگے تو اخلاقی و روحانی قدریں پامال ہوجائیں گی اور تمہارا معاشرہ بھی اسی طرح انحطاط اور انتشار سے دوچار ہوگا جیسا کہ مغربی دُنیا کا حال ہے''۔

(بحوالہ: ماہنامہ اُمّ القریٰ انٹرنیشنل اسلام آباد: شمارہ نومبر 2000ء)

الحمد للہ!

پردے کے احکامات بہت اہم ہیں اور ان پر عمل کچھ دشوار بھی ہے، لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں جس نے ان پر عمل کرلیا، اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے دیگر احکامات پر چلنا بھی آسان ہوجائے گا، اس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوگا، انشاء اللہ العزیز! اللہ تعالیٰ دنیا بھی بنادے گا اور آخرت میں بھی کامیابی نصیب ہوگی..... یہ گولی ذرا کڑوی ہے، مگر ہے بہت مفید۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ پاک ذات امت مسلمہ کو رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ کی کامل اتباع کی توفیق عطا فرمائے اور ساری انسانیت کو ہدایت نصیب فرمائے۔ (آمین)